مدیر اعلیٰ کے قلم سے

استحکام پاکستان میں دینی مدارس کا کردار

حضرت مولانا محمد حنیف جالندھری مدظلہم
ناظم اعلیٰ وفاق المدارس العربیہ پاکستان

دنیا کے نقشے پر آج سے ستر سال قبل وجود میں آنے والے وطن عزیز پاکستان کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ اس کے وجود کے لئے آواز نظریاتی بنیادوں پر بلند ہوئی اور پاکستان کا مطلب کیا "لا الٰہ الا اللہ" کا نعرہ پورے برصغیر میں گونجنے لگا تھا...... اس کا مقصد ہی یہ تھا کہ اس خطے کے اندر مسلمانوں کو ایک ایسا ملک مل جائے جہاں مسلمان مکمل آزادی اور خودمختاری کے ساتھ دین اسلام کی تعلیمات کو نافذ کر سکیں، دستور وآئین سے لے کر نظم مملکت کے تمام شعبوں کی اساس اسلام پر قائم ہو اور وہ ایک مکمل اسلامی فلاحی مملکت کا منظر پیش کرتا ہو۔

اسی جذبہ کے تحت یہاں کے مسلمانوں نے اس ملک کے لئے لازوال قربانیاں دیں، مسلمانوں کے ایک طبقہ فکر نے شروع میں پاکستان کے وجود کی بعض مصالح کی وجہ سے اگر مخالفت بھی کی ہے تو پاکستان کے وجود میں آنے کے بعد انہوں نے اس کی سالمیت اور بقا کو مسلمانوں کی ذمہ داری قرار دیا اور یہ مشہور جملہ ان بزرگوں کی طرف سے عام ہوا کہ مسجد بنانے کی جگہ میں اختلاف رائے تھا، اب جب مسجد بن گئی تو اس کی حفاظت سب کی ذمہ داری ہے۔

پاکستان بننے کے بعد ایک مثالی فلاحی مملکت بننے کا جو خواب تھا، دشمنوں کی سازشوں اور طاغوتی قوتوں کے منصوبوں کی وجہ سے ابھی وہ تشنہ تعبیر ہے، مفتی اعظم پاکستان حضرت مفتی محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

> ''میرے استاد محترم اور پھوپھی زاد بھائی شیخ الاسلام حضرت مولانا شبیر احمد عثمانی رحمۃ اللہ علیہ اور چند عمائد کراچی نے یہ ارادہ کیا کہ پاکستان کے لئے اسلامی دستور کا ایک خاکہ مرتب کر کے حکومت کے سامنے رکھا جائے تاکہ جس مقصد کے لئے پاکستان بنا ہے، وہ جلد سے جلد بروئے کار آسکے، اس تجویز کے لئے من جملہ چند علماء کے احقر کو بھی ہندوستان سے کراچی آنے کی دعوت دی گئی .... یکم مئی ۱۹۴۸ء میری عمر میں عظیم انقلاب کا دن تھا، میں نے وطن مالوف، مرکز علوم دیوبند کو خیر باد کہہ کر پاکستان کا

رخ کیا، والدہ محترمہ اور اکثر اولاد اور سب عزیزوں اور گھر بار کو چھوڑنے کا دل گداز منظر اور جس طرف جا رہا ہوں، وہاں ایک غریب الوطن کی حیثیت سے وقت گذارنے کی مشکلات کے ساتھ ایک نئی اسلامی حکومت کا وجود اور اس میں دینی رجحانات کے بروئے کار آنے کی خوش کن امیدوں کے ملے جلے تصورات میں غلطاں...... یہاں آئے ہوئے اس وقت پندرہ سال پورے ہو کر تین ماہ زیادہ ہو رہے ہیں، اس پندرہ سال میں کیا کیا اور کیا دیکھا؟ اس کی سرگزشت بہت طویل ہے، یہ مقام اس کے لکھنے کا نہیں، جن مقاصد کے لئے پاکستان محبوب و مطلوب تھا اور اس کے لئے سب کچھ قربان کیا تھا، حکومتوں کے انقلابات نے ان کی حیثیت ایک لذیذ خواب سے زیادہ باقی نہ چھوڑی:

بلبل ہمہ تن خون شد و گل شد ہمہ تن چاک

اے وائے بہارے اگر این ست بہارے

حکومت کے راستے سے کسی دینی انقلاب اور نمایاں اصلاح کی امیدیں خواب و خیال ہوتی جاتی ہیں، تاہم عام مسلمانوں میں دینی بیداری اور امور دین کا احساس بحمد اللہ ابھی تک سرمایہ زندگی بنا ہوا ہے، ان میں صلاح و تقوی کی بحمد اللہ خاص تعداد موجود ہے، اسی احساس نے یہاں دینی خدمتوں کی راہیں کھولی ہوئی ہیں.....'' (معارف القرآن جلد اول صفحہ نمبر ۶۳)

حقیقت یہ ہے کہ پاکستان کا وجود بہت ساری قوتوں کی نظر میں کانٹے کی طرح کھٹک رہا ہے اور روز اول سے وطن عزیز کے خلاف مسلسل سازشوں کا سلسلہ جاری رہا ہے لیکن الحمد للہ ان تمام منصوبوں اور سازشوں کے باوجود پاکستان ترقی کی راہ پر گامزن رہا ہے اور مسلمان ملکوں میں پہلے اسلامی ایٹمی ملک کا اعزاز بھی پاکستان کو حاصل ہوا، اس کی وجہ وہ جذبہ، وہ ولولہ اور وہ عزم ہے جو اس ریاست کی بقا کے لئے اہل وطن کے رگ و پے میں موجزن ہے، جس کی اساس اسلامی نظریہ حیات ہے۔ اس ملک کے وجود و بقا میں ابتدا ہی سے علمائے کرام کا مرکزی کردار رہا ہے اور اس خطے کے عوام نے علمائے کرام ہی کی رہنمائی، مشاورت اور قیادت میں اس سفر کا آغاز کیا اور اسے آگے بڑھایا اور اسی بنیاد پر مغربی پاکستان میں پاکستان کا جھنڈا حضرت مولانا ظفر احمد عثمانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ اور مشرقی پاکستان میں حضرت مولانا شبیر احمد عثمانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے پاکستان کا جھنڈا لہرایا...... یہ حقیقت بھی ہمیں نظر انداز نہیں کرنی چاہیے کہ وطن عزیز کی حفاظت کا راز اس کی نظریاتی سرحدوں کی حفاظت میں مضمر ہے اور پاکستان کے دینی مدارس، دینی ادارے ان نظریاتی سرحدوں کے محافظ ہیں، پاکستان بننے کے بعد ایک آزاد خود مختار اسلامی ملک کا جو یکساں نظام تعلیم رائج ہونا چاہیے تھا، بدقسمتی سے وہ رائج نہیں ہو سکا اور دینی مدارس، اسلامی علوم کی حفاظت کے

مقصد یہاں کے مسلمانوں کی دینی ضروریات پوری کرنے لئے رجال کار کی فراہمی تھی اور یہ مدارس اس حوالے سے ایک شان دار تاریخ کے حامل ہیں...... ان مدارس میں، یہاں کے مسلمانوں کے بچے نورانی قاعدہ پڑھتے ہیں، مسنون دعائیں سیکھتے ہیں، قرآن کریم ناظرہ پڑھتے ہیں، قرآن کریم حفظ کرتے ہیں، اسلامی علوم سکھانے والا نصاب درس نظامی پڑھ کر عالم بنتے ہیں اور فتوی نویسی کی مشق اور مسائل واحکام عوام کو بتانے کے لئے خصوصی فقہی کورس کرتے ہیں، اس طرح ان دینی مدارس سے اس خطے کی دینی ضرورتیں پوری ہوتی ہیں...... پھر یہ سب کام دینی مدارس بغیر کسی قسم کی فیس لئے انجام دیتے ہیں۔

دینی مدارس کا بنیادی کام، مسلم معاشرے کی دینی ضرورتوں کو پورا کرنا ہے اور انہی سے جڑا ہوا ہے، جب وطن عزیز کو سیکولر بنانے، بے دینی کی طرف بڑھانے اور لادینیت کو عام کرنے کے لئے آوازیں اٹھتی اور منصوبے بنتے ہیں جو درحقیقت پاکستان کی نظریاتی سرحدوں پر حملہ ہوتا ہے تو دینی مدارس سے ان نظریاتی سرحدوں کی حفاظت کے لئے پرامن آواز اٹھتی ہے اور وہ منصوبے ناکام ہوتے ہیں، اس لئے جو اس ملک کے دشمن ہیں، وہی منصوبہ ساز دینی مدارس کے بھی مخالف ہیں، پاکستان آج اگر ناقابل تسخیر ہے تو اس کی بنیادی وجہ اس کے نظریاتی استحکام میں دینی مدارس کا کردار بھی ہے، ملک کو اپنی اصل اور اساسی نظریات پر قائم رکھنے کے لئے دینی مدارس ایک توانا آواز ہیں، گذشتہ دو تین عشروں سے پاکستان کے دینی مدارس کے خلاف ملکی اور بین الاقوامی سطح پر بہت پراپیگنڈہ کیا گیا، مدارس کو بطور خاص دہشت گردی اور عسکریت پسندی کے ساتھ جوڑنے کی کوشش کی جاتی رہی ہے، دراصل ۸۰ کی دہائی کے شروع میں، روس کی نظر جب پاکستان کے گرم پانی کے لئے بے تاب ہونے لگی اور وہ افغانستان پر قبضہ جما کر آگے بڑھنے کا عزم کرنے لگا تو پاکستان کے حفاظتی پالیسی سازاداروں نے اس کے سامنے بند باندھنے کے لئے مختلف منصوبے بنائے، ان میں غیر سرکاری، پرائیویٹ سطح سے ایسے افراد کو آگے لانے کی بھی ضرورت محسوس ہوئی جو جہاد کے جذبے سے سرشار ہو کر وطن عزیز کی حفاظت کے لئے بڑھے اور روس کے عزائم کو ناکام بنائے، اس کے لئے ہمارے ریاستی اداروں کے ایما پر، وطن عزیز کی حفاظت کی غرض سے جہاد کے جذبے سے سرشار ہو کر جہاد افغانستان میں عوام کے ساتھ مدارس کے لوگوں نے بھی انفرادی سطح پر حصہ لیا، یہ سب پاکستان کے استحکام کے لئے تھا، اور الحمدللہ اس حفاظت اور مقصد میں دینی مدارس اور پاکستان کے عوام نے حصہ لے کر کامیابی حاصل کی اور سرخ ریچھ کے عزائم کو ناکام بنانے میں کردار ادا کیا، وطن عزیز پاکستان جس قدر اپنی اساس اور اسلامی نظریہ پر قائم رہے گا، اسی قدر مظبوط و مستحکم ہوگا، اور اس کی اساس اور اسلامی تعلیمات کے محافظ ادارے، دینی مدارس ہیں اللہ تعالی وطن عزیز اور مدارس دینیہ کی حفاظت فرمائے آمین۔